فاینما تولوا فثم وجه الله

بعنایات ایزدِ ذوالجلال دیوان شعر با مع کشتی نامه و احوال محشر مسمیٰ به

# دیوان شمس هندی

از تالیف فقیر حقیر شاه شمس الدین حیدر القادری چشتی المتخلص به شمس متوطن حیدرآباد دکن

در مطبع محبوب شاهی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعظم اسمای حکیم و علیم

۱

حمد لکھتا ہون مین اوس لحن سرا دلبر کا ۔ جسکی آواز سے روشن ہی شمع اس گھر کا
کیا یک امر سے معمور جہان کو اوس نے ۔ آگ اس نور کی ہی شعلہ اوسی مجمر کا
خود انا کہہ کے جو پہنا ہے لباس خاکی ۔ یہی چہرہ ہی ستمگار وہ بازیگر کا
کرکے وحدت سے تجاوز وہ تفرج کے لئے ۔ جان جان ہوگیا ہی دیکھئے ہر منظر کا
واہ یہہ شمس بھی ذرہ ہی جلالی اس کا ۔ نورِ کل ارض و سما کا ہی اوسی دلبر کا

جس نے کلمہ پڑھا ہی احمدؐ کا ۔ کیا ہی خوف اوس کو کنج مرقد کا
ایک پرتو ہی دو جہان اُنکا ۔ نورِ حق خاص ہے محمدؐ کا
حق نے اِنکو کہا شہِ لولاک ۔ دیکھو رتبہ یہہ قبلہ امجد کا
عاصیو وہ شفیع ہمارے ہین ۔ کیون کرین غم گناہِ بیحد کا
مومنو اپنے وہ حبیبِ خدا ۔ ہی اوجالا سبھون کے مرقد کا
مین بھی الفت کا آپ کے احمدؐ ۔ نقش رکھتا ہون دلپہ سرمد کا

شمس اوس کو نجات محشر ہے
جس نے کلمہ پڑہا ہے احمد کا

پرتو ہے یہہ سارا جہان آپکا
پہلے ہی لولاک تو نازل ہوا
یا نبی سن نور تمہاری ہی ذات
آدم و عیسی کو وہ قدرت کہان
یک سے یک ہو گئے ہین انبیا
خوب ہی یہہ معجزہ ہمکو یقین

عرش ہی یک عکس نشان آپکا
کیون نہو یہہ ارض وسمان آپکا
کرتا ہی خود حق نے بیان آپکا
جان سکے راز نہان آپ کا
مرتبہ یہہ ان کو کہان آپکا
شق ہی قمر اب بھی عیان آپکا

شمس ہی یک عاصی بیکس نحیف
چاہتا ہی فیض دامان آپکا

پہر تو پستی مین آکے کیا دیکھا
کہین مجنون بنا کہین لیلی
کہین صوفی بصورت صافی
خود ہی رقاص اور مطرب ہو
خود انا کہہ کے دار پر لٹکا
کہین پیر مغان ہوا ہی آپ
خود سلت بہ تخت شاہی ہی
کہین حیوان کہین جماد ہوا
شمس اپنے کو آپ کیا دیکھا

نام بندے کا لے خدا دیکھا
عشق دونون کا ایک جا دیکھا
کہین فاسق کا رہنما دیکھا
صوت اپنے پہ ناچتا دیکھا
کہین ارنی کا مبتلا دیکھا
کہین مسجد مین پارسا دیکھا
خود ہی کچکول لے گدا دیکھا
اور نباتات جابجا دیکھا
نام بندے کا لے خدا دیکھا

اے پیر جمال الدین بیا جائے تو کنم در چشم بیا
از فیض تو دیدہ ہر دو سرا جائے تو کنم در چشم بیا

سگرا عالم ڈھونڈ پھرا پر ملا نہ ایسا پیر
جسکے دیکھت پیا ملا ہی اس تن کے مندھیر

لاریب جمال ذات خدا مکنون بشر تو پیر بجا
حقا کہ نمودی سر خدا جائے تو کنم در چشم بیا

خدا خدا سب کوی کہت ہی دیکھا خدا نہ کوی
جسنے دکھایا ایس کو یار وہی خدا تو ہوئی

تو بحر سخا و ابر کرم مولای بلاغت ای شاہم
یک فضل دگر کن سوی مرا جائے تو کنم در چشم بیا

سمدر سخا ہی ذات تیری ہر گہٹ مین شہرہ ہی نام ترا
سائل تو پھرا انین در سے تیرے گہنبر صفت ہی کام ترا

آن فرد کہ آبا روشن دل اوتاد صفت حل مشکل
تو پیر چنین اوتاد سزا جائے تو کنم در چشم بیا

حق کا ولی بابا روشن باطن سے دیا ہی مجہکو خبر
پیشوا ظاہر نور ادیکا نام جمال الدین بشر

زہی جد تو سلیمان ہیداری از نام او شیطان متواری
سجادگی زیبد ذات ترا جای تو کنم در چشم بیا

واللہ سلیمان جد تیرا محکوم ہین جسکے جن و پری
سجادہ ہی اس کا بیشک سن لیجئے حضرت عرض مری

خدام کمین این شمس نگر از تنگی عالم دست بسر
باید ز تو خواجہ کرم و عطا جائے تو کنم در چشم بیا

آن عین جمال جمال الدین ہیہات نمود این عین مرا
چہ ذات گرامی کحل بصر زنگار جدا کرد عین مرا

گرد است عیان بر تشتہ دہان او نار نہان بحر عرفات
یکذات نمودہ جملہ جہان در عین عروجم عین مرا

ناسوت مقام سیر مرا لاہوت مکان خاص مرا
جبروت و ملکوت وان مراد رجلوہ نمودہ عین مرا

آن ذات منم آن ذات منم در علم مواحد خاص منم
یک طرز ملبس وای منم چہ رمز کشودہ عین مرا

علم الیقین و عین الیقین اینجا بگذار ای شمس الدین
گر حق الیقین ہست حق من این دہیم بکرامت عین مرا

بہرہ ور کردی مرا از علم ظاہر حضرتا
از طفیلت تاج زینت یافت بر سر حضرتا

نام یوسف چون بنی کردی مرا یوسف صفت ‏— ورنہ کو دون بود این ذرّہ سر حضرتا

هست تو لاریب مولا من غلام کمترم ‏— راه علم دین را گشتی توّ راه بر حضرتا

تا ابد قایم بماند ذکر وصفت در جهان ‏— آل و احفاد تو باشند شاد و خوشتر حضرتا

یافت از تعلیم تو این شمس قرب معرفت
آئینه دل را تو دادی آب گوهر حضرتا

هست مه تابان جهان محبوب علیخان شاه دکن ‏— گرد زرائی خویش دکن را رشک دهٔ بستان چمن

واه شجیع چون اسکندران عالی هنش والا گهر ‏— از صولت قوت شیر زبان منحصر است دریہ سا تو همنا

تو بحر سخا و ابر کرم ای حاتم دوران شاه نعم ‏— زیباست ترا این تاج دکن عدل تو زده ظلم زمن

بر فرق خلایق تا بقیامت یاد ترا این تاج و سریر ‏— فرزند منور نیج ترا الله ده جون در عدن

این شمس نگر در ملک فتاده بهر دعا مسکین نحیف
تا به ابد معمور بود از فضل خدا این ملک دکن

یہی صورت مین خدا تہا مجھے معلوم نہ تھا ‏— اُس نے آ مجھہ مین ملا تہا مجھے معلوم نہ تہا

جب سے وہ مجھہ مین مین ہوا صورت اوسکی ‏— نحن واقرب جو کہا تہا مجھے معلوم نہ تہا

دیکھنے شمع جمال اس نے یہ عنصر کو میرے ‏— آئینہ اپنا کیا تہا مجھے معلوم نہ تہا

کنت کنزاً سے کل ذات پہ شیدا ہو کر ‏— یہہ مزا خود نے لیا تہا مجھے معلوم نہ تہا

نام یہہ شمس کا لیکر جو جہا مین آیا
آپ ہی آپ خدا تہا مجھے معلوم نہ تہا

آبرویم مریز ماه لقا ‏— من دیوانه برائے خدا

مردمان سنگ می زنند هر دم ‏— بهر تو می شوم عجب رسوا

مشتہر شد ز شیفتگی بجہان — خصم بر حالتم کنند قہقہا
رخ تابان نہ مرا بار سے — سبے تو دشوار زندگی حالا

شمس عاشق نگر بکوچہ تو
اوفتادہ برہنہ در سرما

شمکو ہم بستر اگر وہ گلبدن ہو جائیگا — مثل گل خوشبو ہمارا جسم و تن ہو جائیگا
جب لب شیرین سے میرا یہہ دہن لگ جائیگا — عاشقو مین نام میرا کوہ کن ہو جائیگا
بحر غم جسکے ہمارا موج زن ہو جائیگا — غرق یک سیلاب مین چرخ کہن ہو جائیگا
راہ عشق ظاہری مین دوست بھی دشمن بنے — خضر سا گر راہبر ہو راہ زن ہو جائیگا
گر ملے فردوس مجھکو بن ترے ای جان جان — خانہ فردوس بھی بیت الحزن ہو جائیگا
بارگاہ خاص مین تیرا دخل ہو جائیگا — بخت واژون کا تیرے جب سر شکن ہو جائیگا

قادر مطلق کی گر ای شمس تجھپر ہو نظر
یک پل مین دور سب رنج و محن ہو جائیگا

انقلاب دہر کا جب رنگ دیگر ہو گیا — پتھر آئینہ ہوا آئینہ پتھر ہو گیا
مشک خوشبو سے تہا اکثر اس جہا نمین مشتہر — اندنون بدبو مین یار د گہو سے بدتر ہو گیا
کار نجاری کو جب بوزینہ دیکہا غور کر — جائے پر نجار کے کیا خوب بندر ہو گیا
سلاح ہر دم زیب دیتا ہی جوانمردونکو لیک — آج دیکہو مرد میدان یہہ مچہندر ہو گیا

اب بہی ہیر گ شمس کل ہوتا مقابل ہی کہان
نعرہ زن تاریکی شب مین چچہندر ہو گیا

کل رات خواب تہا مجھے یا کچھ خیال تہا — پیالہ تہا اور روبرو روشن جمال تہا

خوبی ہی یہہ سعادت قسمت کی ای رقیب
چھپتا تھا وصل گو مگر علین وصل تھا

حاجت کہان تھی شمع کی محفل مین واہ واہ
خود عکس روے یار کا ماہ کمال تھا

سر کو گھسا مین قدمون پہ اس یار کے بہت
جب پر عتاب جھپپہ کہ وہ نونہال تھا

ای شمس مجھکو یار نے اپنا سا کر دیا
جب شوق میری فال کا اس کو کمال تھا

کیا مزین ہوا عنصری مین خود آ خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب
دیکھا جلوہ تو اوس وقت دکھا خوشنما خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

دیے کے آدم کو سب بوج اپنا خدا ہی خلیفہ بنایا اسے بر ملا
دیکھو آدم مین دکھتا ہی اس کا پتا خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

آیا وحدت سے اپنا ہی مشتاق ہو گیا پرتو روشن یہہ آفاق کو
ہوا مظہر ہی سارا جہان کا خدا خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

ہفت پردے مین اوس نے چھپا ہی یہان ہی تو عارف اوٹھا دیکھہ پردہ عیان
دع نفسک کی آواز سن بے ذرہ خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

وہ احد سے تو احمد ہوا فی السما اور محمد سے محمود تحت الثرا
وہی شان خدا ہی نبی مصطفی خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

جو کہ احمد کو دیکھا لقاے احد ہو مست شراب الست تا ابد
ہو وے اس کے نظر مین خدا جا بجا خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

دیکھو یہہ شمس ذرہ ہی اوس نور کا پایا نور نبی جس سے وہ بہرہ ذرا
دیکھا شان نبی کو ہی شان خدا خود انا کہہ کے صورت کیا ہی طلب

گردش دوران نے یارو کیا ستایا مجھکو اب — دوست اور اغیار سے دشمن بنایا مجھکو اب
صورت امید گرچہ کچھ نظر آتی ولیک — زود اس نے یاس کا مملو بنایا مجھکو اب
عیش کے گلبن مین آخر خار بویا باغبان — مرتکب ہر غم کا کر پتلا بنایا مجھکو اب
کیا خزان بہتی ہے پیہم خاطر ناشاد پر — آتش حسرت سے ہر دم دل جلایا مجھکو اب

شمس تابندہ کے مانند ہی پراگندہ حواس
اے فلک پھر مت ستا اتنا ستایا مجھکو اب

پی کے تو جام الست کو کیا ہوا بیخود ارست — مستی جانان مین ہر دم ہی قلندروار مست
نوش کر جام اناکو اسقدر رسوا ہوا — کوچہ و بازار مین پھرتا ہی تو سرشار مست
اسطرح ہمدم ہی تو بیخود ار اپنے یار سے — ہر زبان کرتا ہی اپنے لطف سے وہ یار مست
بیخود ایسا ہی کہ تجھکو کچھ خبر تیری نہین — دیکھکر ہوتے ہین تجھہ کو واہ کیا ہشیار مست

دیکھہ پیمانہ کو تیرے شمس بیگون ہوگیا
خاک و باد و آب و آتش ہوگئے ہر چہار مست

بیوفا دنیا سے یارو دل لگانا ہی عبث — اور حریص زر ہو اسکا غم بھی کہانا ہی عبث
پنجروزہ گل کے مانند آئے ہم اس دہر مین — مال دنیا کا عزیزو کا رخانہ ہی عبث
جو عزیزان ہین پہلے پہند مین اس دار کے — وقت آخر ہاتھہ پہیلا اونکا رونا ہی عبث
چاہیے ہر دو نکو کہ یار کا کچھہ کہو لین — ہان اگر محروم ہوا اس جا سے جانا ہی عبث

یار کا کہنا ہی تجھہ کو شمس تاکیدا یہی
چھوڑ دے دنیا کو وہ تیرا اٹھکانا ہی عبث

عالم بیہوش مین کیا خط اوٹہایا شمس آج — یار سے ملنے کو اپنا خون بہایا شمس آج

چاہتا تھا وصل وا ایم اوس نے نامنظور کی
دم نکل جاتا بھلا مجبوری دلدار سے
وہ تجلی چہرۂ انور کی یکدم دیکھ کر

پھر تو واژون بخت کا سامان بنایا شمس آج
نیست ہونا خوب تھا جو غم کہ کھایا شمس آج
بیخودی مین آنکو گھایل بنایا شمس آج

غم نکر تو شمس آخر ہوگا واصل جان جان
پھیر روشن دل کا ہی تجھ پر چھایا شمس آج

ولیکہ اوس دلدار کے کیا ہو جو یہہ آیا ہی رنج
التفات عاشقانہ سے رکھا محروم وہ
یہہ صدا آتی ہی ہر دم کوچہ دلدار سے
تو حبیب اعدا نے کیا بازی کیا درپیش ہی

آپ سے وہ رک گئے دیکھو آپ ہی کھایا ہی رنج
جائے ہین عشرت کے دیکھو مقتضی پایا ہی رنج
کیا ہمارے واسطے تو نے کبھی کھایا ہی رنج
یا تو تھا بشاش ہمسے یا تو یون آیا ہی رنج

سیکڑون آفات ہین ای شمس کوے یار مین
نین ابھی تو عشق کی وادی کا کچھہ پایا ہی رنج

یار سے ملنے کی ہمکو کوی بتاوے کیا صلاح
مثل مجنون ہوگئے ہین اشتیاق یار مین
سرنوشت جو کچھہ کہ تھا درپیش آیا ہی ہمین
خوب ہی معلوم ظالم وہ کرشمہ دلربا

خود غلط ہم ہین یہان پر کام آوے کیا صلاح
منتظر بیٹھے ہین تکتے اس سے آوے کیا صلاح
جو بگڑتا ہی ازل سے کام آوے کیا صلاح
قتل کر ہمکو بھلا تو پیش لاوے کیا صلاح

شمس یک ادنی ہی تیرے عاشقون سے ای صنم
ہی قسم اللہ کی جز وصل پاوے کیا صلاح

ہا دل ناشاد اس دنیا مین نہین پایا فراغ
تھا مکان لامکان پر شاد یہہ دل ہر طرح

تنگ ایسا ہوگیا ہی اس پہ یہہ فیروزہ کاخ
پھنس وہ کہہ چہ یہ جہان کی کر رہا ہی آخ آخ

چاہتا ہی سیر کو ہر چند اس جا کی و لیکن
ہر طرف سے لاگتے ہین اسکو بید سنگلاخ

اکدن گذریگا ای دل اس مکان سے ہو فراغ
شمس کی تختی سے کر حرف دوئی کا انتساخ

یہہ بعد مسافت اوٹہا دو محمدؐ
حضوری سے دلکو جلا دو محمدؐ

جدائی سے مضطر ہوا ہی بہت دل
ذرا روے اطہر دکھا دو محمدؐ

نہین ہی تشفی کسیکی سخن سے
تم اپنے سخن کو سنا دو محمدؐ

پسندیدہ آوے گدا ہی خدمت
تو خدام اپنا بنا دو محمدؐ

مین پرتو ہون اس مہر تابان کا بیشک
یہہ عنصر ہیولہ بنا دو محمدؐ

ہی راغب بہت حب دنیا سے یہہ دل
تم اس سے یہہ رغبت بھلا دو محمدؐ

وہ شمع جمال حقیقی یہ مجہکو
تم پروانہ شیدا بنا دو محمدؐ

مدینہ کی کوچہ مین یہہ خاک میری
بگولہ بنا کر اوڑا دو محمدؐ

بہر کیف خادم تمہارا ہی یہہ شمس
جو چاہو سو اسکو بنا دو محمد

لطف و کرم ہو یا شاہ بغداد
حال تباہ ہی مسکین نا شاد
درست تمہارے چاہتا ہی امداد
یا شاہ بغداد فریاد فریاد

ڈہون کے بیشک تم ہو مددگار
کشتی کو میری کر دیجیو پار
محبوب حق ہو سالار اوتاد
یا شاہ بغداد فریاد فریاد

مردونکو تم زندہ کئے ہو
بوڑہی کو گیارہ بیٹے دئے ہو
اندہون کو بینا کر گئے تم شاد
یا شاہ بغداد فریاد فریاد

خادم تمہارا گدا جہان سے
چاہے نکیرین تنبیہ کو اوس کے
جا قبر مین تم کردئے آزاد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

معراج کو جب سرورِ عالم
گذرے زمین سے تا عرشِ اعظم
کاندہا دئے تم ای آل امجاد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

قدم مبارک سارے ولی نے
رکہا تمہارا کاندہے پہ اپنے
سنکر تمہارے ہوگئے برباد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

سارے ولی کا کر سلب احوال
پہر دی ولایت کردئے خوشحال
ہر یک کی لیکن تم سے ہی امداد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

جو کوئی ارادت کرتا ہی تمسے
کرتے ہین کامان تم اوس کے پورے
شاہ و گدا کی سنتے ہین تم داد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

یہہ شمس مسکین ادنی گدا ہی
در پر تمہارے ستا کہڑا ہی
فرحت مین اسکے کردیجئے ارشاد
یا شاہِ بغداد فریاد فریاد

شتاب قاصد وہ دلربا کو لجا ہمارا یہہ دیجئے کاغذ
ہی حال سوزِ جگر کا سارا کہو پڑہا کر سنائیے کاغذ
نہین ہی ہرگز وہ تاب فرقت ارے ستمگر ہمین ذرا اب
ہو رنج دایم رفع اوسی سے وصال کا تم لکھئے جی کاغذ
ہمیشہ ہر پل وہ نقش مہ رو نظر مین میرے یہہ کیا غضب ہی
دکہا دو اپنا جمال جانا لکہو مت اب تم رکھے ہے کاغذ
ہوا ہون مجنون مین پہر لیلے وفا ہوا وس سے یہہ میرا وعدہ

جواب اس کا بہم ہو قاصد تو ورنہ اسکو نہ دیجے کاغذ
کیا ہی دوری نے ایسا لاغر ای شمس گویا مین جان بلب ہون
کہ بعد مردن ہووے ایسا وہ آکے بولے یہہ لیجیے کاغذ

ہر صبح جبکہ آوے وہ ماہ پارہ باہر
آتے ہین شہر سے خلق بہر نظارہ باہر
آنسو میرے ہوے خون خون ہی ہا نہ تن مین
پڑتا ہے چشم سے اب دل پارہ پارہ باہر
آگے تیرے بتان کو ہرگز نہین ہی جلوہ
بس آفتاب تو ہی کب ہو ستارہ باہر
درد دل حزین کو گر کوہ سے کہون مین
لاوے صدا ے نالہ وہ کوہ خارہ باہر
ای شمس تاب تیری دل آتشین میرا کی
ہر آہ سے میرے اب نکلے شرارہ باہر

دہونڈتا تہا جسکو مین نے اب وہی آیا نظر
وصل سے اسکے عزیزو کیا مزا پایا جگر
ایک مدت دہونڈ مین یون ہو گئے بدنام ہم
آج بیہودی کا ہمکو واہ کیا آیا ثمر
ایک ہادی نے بتایا مجہہ کو کوچہ یار کا
دل ہوا محفوظ مین نے اور وہ پایا اجر
الحمد ہادی کو میرے رکہہ سلامت تا ابد
جو طفیل اوس کے ہی شمس ام سن یار کا پایا اثر

کیا وجہ ہی کہ نہ آیا میرا وہ یار ہنوز
انتظاری سے طپان ہی دل بیمار ہنوز
کیا وعدہ تہا کہ آونگا یہان پہ سر شام
رات گذری پہ نہ آیا وہ ستمگار ہنوز
ای صبا بہر خدا کہدے ذرا دلبر کو
جان بلب ہی تیرا وہ یار دل افگار ہنوز
ہای افسوس ذرا یاد نہ لایا دل مین
کرتا کیا ہیگا میرے ہجر کا غمخوار ہنوز
دیکہہ اے شمس سویدای دل مضطر مین
کیا کہٹکتے ہین شب و روز مجہے خار ہنوز

ہی کیون تڑپتا بوالہوس اللہ بس باقی ہوس
ہر شی یہان پہ فان ہی تو جان کہین اب جان ہی
آدم سے تا ایندم یہان آئے ہین جو گذر رسے وہان
گذریگا تو بھی ایکدن اس زندگی کے روز گن

سنتا نہین بانگ جرس اللہ بس باقی ہوس
کرتا ہی کیون بیجا ہوس اللہ بس باقی ہوس
ماہی سے تا مور و مگس اللہ بس باقی ہوس
گر تو جیا ہو سو برس اللہ بس باقی ہوس

تو شمس گر ہی خوش نفس ہرگز نکر زر کی ہوس
اللہ بس اللہ بس اللہ بس باقی ہوس

دنیا سے مجھے کام نہ دیندار کی خواہش
ہان برلب کوچہ تو گذرتے ہین سدا ہم
نال جہان سے ہاتھہ تو ہم دھو دئے ہین شیخ
تسبیح و مرقع سے بہت عار ہی مجھ کو

محبوب کی رکھتا ہون مین دیدار کی خواہش
نزدیک بولانا تو ہی سرکار کی خواہش
کاہیکو ابس ستاتا ہی زردار کی خواہش
عاشق کو کہان زیب ہی بکار کی خواہش

رکھہ ورد زبان نام صنم شمس ہمیشہ
آجائیگی تجبیر کبھی اوس یار کی خواہش

طاری ہے تیرے ابرو کے مارے کو غش پہ غش
بے کچھہ خبر ہماری ای قاتل براے حق
بالین پہ پہنچکے ذرا زانو نپہ سر کو لے

تقوی و زہد عقل کے مارے کو غش پہ غش
آتے ہین دم بدم تیرے پیارے کو غش پہ غش
دوران سے چلے ہین ہجر کے مارے کو غش پہ غش

کہدے ای شمس دلبر خونخوار کو پیام
بدتر ہی مرگ سے تیرے پیارے کو غش پہ غش

مین مٹھا را ہون آئے مخلص
خانۂ دل مین جا تمہاری ساے

جام وصلت پلائے مخلص
اس کو روشن بنائے مخلص

جان تصدق جمال اطہر پر / روئے انور دکھائے مخلص
طاقت صبر اب نہین دل مین / سخن اپنی سنائے مخلص

شمس قابل جو ہو تو خدمت کے
خادم اپنا بنائے مخلص

مجھہ کو فقط ہی یار کی دیدار سے غرض / ہرگز نہین یہہ خاک کے طومار سے غرض
ہر شئی کو دیکھتا ہون خدا آگے ہی کھڑا / شئی سے غرض نہین ہی مجھے یار سے غرض
سوچو یہہ دیکھنے کا بھی انجام ہمنشین / ملتا ہی یار اسمین نہ اغیار سے غرض
کوی دم نہین ہی تار نفس خالی یاد سے / رکھتا نہین ہون تسبیح و زنار سے غرض

اسلام و کفر کی بھی نہین ہی تمیز کچھہ
تجھہ کو ای شمس یار کی دیدار سے غرض

خاکدان دہر کا سب اعتبار آیا غلط / دیکھئے آدم سے ایندم ہوگیا سار غلط
جانئے ہستی ہماری دفتر موہوم ہے / ایکدن ہوگا عزیز و اس کا سب املا غلط
اصل مسکن پر ہمارے چاہئے جانا ضرور / ہو جدا اوس جا سے ہم نے کھا گئے دہوکا غلط
سچ کہو اے زاہد و کس عشق مین ہو مبتلا / دیکھہ لیجے عشق ظاہر کا تو ہی پایا غلط

شمس ظاہر پہ نکر تو اعتماد ہرگز کبھی
عشق حق کا ہی صحیح باقی ہی سب جھگڑا غلط

دید سے تیری مجھے ہی دمبدم ای یار حظ / وصل مین حاصل ہی مجھہ کو واہ کیا ہر بار حظ
آئینہ سا ہوگیا ہون مین مقابل مین ترے / کیون نہین پاتے ہین تیرے وصل کے غمخوار حظ
سر سے پا تک شان تیری ہی میرے مین دیکھہ لے / دیکھنے سے مجھکو پاتے ہین در و دیوار حظ

فخر ہے مجھکو تیری الطاف پر ای ماہ رو
مجھکو اپنا سا بناکے لیے رہا ہر بار خط

شمس بھی یک مظہر تابان ہی تیرے وصل کا
وصل بن ہرگز کوہی پایا نہین عیار خط

منزل جاناں مین جبکہ تو قدم رکھا شروع
سخت تر ہو دیگا از حد تجہہ کو وہ رستا شروع

ہی گذرنا آپ سے اوس وادی پرخوف مین
ہو مجرد دور کر دنیا کا یہہ جھگڑا شروع

چشم گر مجنون کے ہو تو دیکھہ لیلیٰ در بغل
ٹہیر تو اس جا پہ یہہ ہی عشقکا پایا شروع

نحن اقرب کی صدا سُنلے رگِ جان سے ذرا
ہستی مطلق کا تب جانیگا تو رستا شروع

ہر زمان ہمکو تفرج یار زنگ ہی شمس اب
جادۂ عشاق کا یہہ واسطہ آیا شروع

ملتا ہی اسی شکل مین اوس یار کا سراغ
لگتا ہی کاخ تن مین وہ دلدار کا سراغ

دیکھو ای طالبو تمہین نظر یقین ہی
ہر گہٹ مین ہر جگہہ مین وہ اغیار کا سراغ

معشوق ہی بغل مین چہپا ڈہونڈتے ہو کیون
ہادی سے جاکے پوچہلو سرکار کا سراغ

زاہد بیچارہ ڈہونڈ مین ٹکرا رہا ہی سر
ملتا نہین ہی اوس در دربار کا سراغ

ای شمس غیر حق نہین ہر جا یہ دیکھہ لے
تحت الثریٰ سے فوقِ سما یار کا سراغ

ترے جمال کی کوئی کیا کرے بہلا اوصاف
وہ نور تیرا جہان مین ہی قاف سے تا قاف

نظر مین اہل بصیرت کے ہی ترا جلوہ
تو دیکھتا ہی اونہون کو وہ دیکھے تجھکو صاف

کہین ہی زاہد و عابد کہین تو رند شریر
چہپائے اپنے کو پہرتا ہی بہیش کر تو غلاف

یہہ پردہ میری خودی کا اوٹھے یہ خود ہی تو
سہو کا ہیر ہے تو منصف ہی کردے کچھہ انصاف

الٰہی شمس بھی ذرہ ہی تیری پرتو کا
ہی نور سے تیرے اوراق آسمان شفاف

غور کر دیکھئے کہ کیا ہی عشق
عشقباز وہی خدا ہی عشق

کنت کنزاً سے علم مین اگر
ہوا ہستی کا مبتلا ہی عشق

کر نظارہ و صورت اعیان
جلوہ گر آپ سے ہوا ہی عشق

ہین صورت تمہی عشق کی یارو
لیک صورتمین آگیا ہی عشق

جامع کل عشق کا ہوا آدم
دیکھو آدم مین آملا ہی عشق

خاک اور باد آب و آتش مین
رونق و زیب اور جلا ہی عشق

یہہ تجلائے شمس گر پوچھین
پس پردے سے آگیا ہی عشق

اے رسول خدا سلام علیک
احمد مجتبیٰ سلام علیک

ہی تجلی تمہاری دو عالم
نور عین اورا سلام علیک

فیض خواہ تم سے ہو ہر ایک نبی
سید الانبیاء سلام علیک

وہ کہ بے سایہ جسم تمہارا تہا
مرحبا مرحبا سلام علیک

یہہ شرف کسکو ہو کہ ختم النبی
خود خدا نے کہا سلام علیک

شان مین ہی تمہارے اے احمد
سورۂ والضحیٰ سلام علیک

یک اشارہ کا شق ہوا ہی قمر
آپکا مصطفیٰ سلام علیک

روز محشر مین عاصیون کے تم
ہو وین حاجت روا سلام علیک

مدح خوان یہہ تمہاری امت ہی
کچہہ ہو جود و سخا سلام علیک

غرق دریاے غم مین ہین بیکس | پار کیجو ذرا سلام علیک

شمس کے دل کو صاف کیجو آپ
تم سے ہی یہہ دعا سلام علیک

خادم کمتر ہے تمہارا رسولؐ | ہجر کا ہی آپ کے مارا رسولؐ
کچھہ تو بشارت ہو مجھے ایکدم | دل و جگر پارہ ہے میرا رسولؐ
ایسا ہون بیتاب کہ گو جان بلب | دیجے سب مجھے کچھہ تو سہارا رسولؐ
خانۂ دل میرا سنوارا ہو نہین | رکہیئے قدم اس مین تمہارا رسولؐ
آئیے کچھہ مجھہ کرم کیجیے | جان فدا میری پیارا رسولؐ
لطف ہو مجھہ پر کہ ذرا دیکھہ لون | صل علی آپ کا چہرا رسولؐ
ورنہ مدینہ کو بلا لیجیے | دفن ہالا ہو وہ میرا رسولؐ
واسطے ابن علی حسنین کے | ہووے سخن میرا پذیرا رسولؐ

آرزو ہے شمس کی پھر آپ کا
روز قیامت ہو سہارا رسولؐ

دلبرا از ہجر تو بس بے سر و سامان باشم | خاک بر سر زنم و چاک گریبان باشم
رخ تابندہ نما ذرۂ دل خستہ را | تا نظارۂ آن مہر درخشان باشم
فرخ آن روز کہ از شرف جمالت بینم | محو عشقت شوم و مرد مسلمان باشم
ہر شب از یاد تو یک لحظہ فراموش نیم | وعدۂ وصل بدہ ورنہ پریشان باشم

بسر کوے تو مستانہ ببین شمس الدین
تا دم زیست ہمین دیدہ گریان باشم

کوئے جانان مین جب جاتے هین هم
هی غرض دیدار سے اوس کے همین

زاهدا اس حال پر طعنه نه کر
هی جنون همکو تو اوس کے عشق کا

صورت اعیان هوجاتے هین هم
دیکهه کر خاطر کو بهلاتے هین هم

ایکدم مین وصل کو پاتے هین هم
دام مین صیاد کو لاتے هین هم

جب گذرتے هین فلک پر دیکهئے
ذره سے پهر شمس بنجاتے هین هم

صبا در خدمت عالی گذر کن
بگو اے قبله مقصود آفاق

ز لطف خویش سوئے ستمندان
تو قطب وقت هستی ای مربی

منم مشتاق دیدار تو باشم
وزان بحر حقیقت گشت گنترا

پریشان حال بیدم را خبر کن
بجان ناتوان چیزے نظر کن

بیا بهر خدا یک دم گذر کن
شب دیجور ما را تو سحر کن

که نقش روئے تو نقش جگر کن
که دست طالبان را پر ز در کن

اے شمس الدین گر داری بلاغت
سخن در شان مرشد چون گهر کن

هی کن کی تجلی سارا جهان کیا رمز چهپا یا باطن مین
صیاد ازل نے دام بچهاوه صید کیا هی آدم کو

آدم آدم نام کیا بے روپ هوا هی بهر دیا
احمد اور احد مین فرق کیا یک میم کو اس نے لا دیا میان

مبدا هی وهی معبود وهی خود ساجد هی مسجود وهی

وه آپ هوا اپنے په عیان کیا رمز چهپا یا باطن مین
آدم سے هوا هی کون و مکان کیا رمز چهپا یا باطن مین

خود بول رها من عرف یهان کیا رمز چهپا یا باطن مین
هی نقطه میم مین غرق جهان کیا رمز چهپا یا باطن مین

لیتا هی مزا هستی کا نهان کیا رمز چهپا یا باطن مین

کچھ پائے الپس کو ای زاہد ہو دیگا خدا اتب تو برحق
ملتا ہی ترمین اسکا نشان کیا رمز چھپا باطن مین

ای شمس تجلی تیری ہی جو کون پہ ہردم طاری ہی
تیرا ہی مکان ہی ارض و سمان کیا رمز چھپا یا باطن مین

ایجاد خلق آپ سوا سید ا ہنین
شان خدا سے شان تمہاری جدا ہنین

فخر رسول خاتم پیغمبران ہو آپ
سچ ہی کہ انبیا مین تو تم سا ہوا ہنین

ذات لطیف وہ کہ تمنا خدا کو تہی
یا اللہ تم بغیر یہہ اعیان ہوا ہنین

واصل ہو حق سے ایسے کہ یک جسم مین کہون
دوری خدا سے آپکو یکدم رہا ہنین

لولاک ایک شان ہی شان نزول سے
آپہی ہی آپ آپ سے کچھ ماسوا ہنین

احمد مین اور احد مین جو پردہ ہی میم کا
اٹھہ جاوے گر تو آپ خدا ہو کہ یا ہنین

جلوہ ہی آپکا یہہ سمک سے سماک تک
پرتو سے خالی یا نبی ہر دوسرا ہنین

من را نی قول ہی کہ بقول حدیث کے
دیکھا جو آپکو کہو سولا ہوا ہنین

یا سید الانام قیامت مین تم بغیر
حامی سیف شمس کا کوئی آسرا ہنین

در پہ خمار کے مین سجدہ کیا چہتا ہون
قیمت می کو تو یہہ جان دیا چاہتا ہون

جام وحدت کا فقط جرعہ پیا چہتا ہون
دین و ایمان فدا اپنا کیا چہتا ہون

صوفی صاف ہون پر رند ہوا چہتا ہون
سخن و اقرب کی صدا حق سے سنا چہتا ہون

ای رقیبو دل مشتاق دیا چہتا ہون
گر ملے یار تو اب وصل ہوا چہتا ہون

پرتو ہون شمس کا مین شمس بنا چہتا ہون
ہستی بحث کا سرشار رہا چہتا ہون

دل مین آتا ہی کہ وہ ماہ لقا پیدا کرون
اتفاقاً دستگاہ ہو تو مین کیا پیدا کرون
ہان نسیم سحر سے آتی ہی جسدم بوی یار
قوت جان ہی یاد اوس جانا کا مجھکو روز و شب

محفل جانان کا مین راہ صفا پیدا کرون
ہی قسم اللہ کی یارِ وفا پیدا کرون
مین اوسی سوز اغ سے وہ مدعا پیدا کرون
پھر تصور اوس کے چہرے کا نیا پیدا کرون

شمس تیری ذات کا پرتو ہی یکتا بادام
ہی تمنا ہمنشینی سے جلا پیدا کرون

ظاہر مین بشکل انسان باطن مین مین خدا ہون
تھا علم مین خدا کے بیچون و بے چگونہ
اوصاف تیرے دیکھو صفتون سے اوس کے ہون مین
ہر دم مین میرے آتش روشن ہی ای عزیزو

دیکھو مجھے ای حق بین کب حق مین جدا ہون
اگر شہود مین مین صورتین کیا پہنتا ہون
کہنے سنے سخن کے مین بھی با صوت اور صدا ہون
جل جاوے پھر یہ نفس تو مطلق ہوون تو کیا ہون

ای شمس تاب تیری ہر شمس کو ہی فروزان
ذرہ ہون تیرا مین ہی پر باد سے سوا ہون

بن تیرے کوئی نہین یار سہارا ہمکو
یاد آتی ہے شب وصل وہ جس وقت ہمین
ہاے افسوس بھلا کس سے مصیبت یہ کہین

تیری فرقت نے تو کیا جان سے مارا ہمکو
زیست ہوتی نہین ہرگز یہ گوارا ہمکو
تپ فرقت مین جو چھوڑا ہی پیارا ہمکو

روی انور سے جو تابندہ ہی یہ شمس زمان
یک پرتو تو دکھا دے وہ خدارا ہمکو

ایکہ جان و دل من گشتہ پریشان بے تو
فرقت روے تو ایجان مرا خستہ کرد

من نمانم کہ در این دہر بہ سامان بے تو
نشود چارہ از گردش دوران بے تو

حیف صد حیف کہ غمخوار مع حالت زار
دل شوریدہ طپان ہر وصالت ہمچون

نیست در خلق کسی ای شہ خوبان بے تو
غربت بے آب کہ در سینہ میدان بے تو

شمس مسکین کہ از بانگ الست آشفتہ
تا دم حشر بود دیدۂ گریان بے تو

گیا وحدت سے جب گذر ہی تو
صورت خاص کا نہ ہو کر
لیس فی الدار ہان توہی بیشک
کل شیئ محیط ثابت ہی
دع نفسک طال کر دیکھا
کہ کے آئینہ یہ جہان سارا

ہر جہت مین ہوا نشر ہی تو
پھر جہانین ہر ایک بشر ہی تو
گل و برگ و ثمر شجر ہی تو
ہر حجر مین بنا شرر ہی تو
ہوا نظر و نمین در بدر ہی تو
شخص اور عکس کا اثر ہی تو

شمس تابان نہوتا پر ہر گز
اپنی ہستی سے جلوہ گر ہے تو

تیری ہستی کا بنا ہون تننا ہا یا ہو
جبکہ وحدت سے خفی ہے کے تو تجاوز لایا
اُس امانت کے جو حامل نہتے ارض و سمان
خوبی حسن کے اظہار کرا سے الا ہو
ذات ہی لیس لہ انت لہ اللہ

علم گی تیری صدا ہون تننا ہا یا ہو
تیری ہم شکل ہوا ہون تننا ہا یا ہو
بوجھ اوس کا مین لیا ہون تننا ہا یا ہو
آئینہ تن کا گیا ہون تننا ہا یا ہو
ہا ہویت کا مین ملا ہون تننا ہا یا ہو

ہمہ تجلی سے ترے شمس جہان مین روشن
ذرہ ہون ذات تدا ہون تننا ہا یا ہو

این سراج محفل جان آمده / رونقِ رشکِ گلستان آمده
زلف و روی خال ماهوش آنچنان / دام و دانه بهر خوبان آمده
در صف عشاق آن ماه تمام / همچون یوسف ماه کنعان آمده
التفاتش چون بر آن مشتاق شد / در جهان او مهر تابان آمده

شمس یک پرتوست از الطاف او
وان بهر کس بهر سامان آمده

مکان اور لامکان مین جلوہ گر اللہ ہی اللہ ہی / بحکم فاینما دیوار و در اللہ ہی اللہ ہی
عجب ہی رنگ ہر رنگ کا جو اس بے رنگ نے لایا ہی / گل و برگ و ثمر شاخ و شجر اللہ ہی اللہ ہی
برہمن شیخ و دیر و مسجد و میخانہ و ساقی / بچشم غور گر دیکھے خمر اللہ ہی اللہ ہی
پری اور حور و غلمان بہشت اطلس روضۂ رضوان / کواکب اور شر با سر بسر اللہ ہی اللہ ہی
نباتی اور جمادی اور حیوانی شکل پایا / اگر انصاف سے پوچھو حجر اللہ ہی اللہ ہی

ای شمس الدین تیری ذات ہمہ ذات خدا ہی
کہ توحید الہ مین ہر بشر اللہ ہی اللہ ہی

جسکے نظرون مین سمائی ہی صفائی تیری / طرفۃ العین مین دیکھے وہ خدائی تیری
لیس فی الدار تیری ذات سوائی مطلق / جسکو دیکھین تو وہی شکل نمائی تیری
خاک کو ذات پہ ملبوس کیا بہر نظر / دفعتہً آگئی یکبار صفائی تیری
ہی عدد ایک سے تجھ ذات کے کثرت پیدا / کچھ عجب ڈھنگ یہ ہی شان الہی تیری

تیرے فیضان کا ہی شمس سنور ہر دم
امر کن کی جو ہوی اسپہ دوہائی تیری

ماہیت اب عشق کی اصل سے پوچھا چاہیے
صورت اعیان کو کامل سے پوچھا چاہیے

جس نے پایا عشق کو وہ محو ذاتی ہو گیا
جادۂ عشاق کو بیدل سے پوچھا چاہیے

عشق کے خنجر سے جانبر کب ہوا عاشق کہو
پُر مزا اس قتل کا گھایل سے پوچھا چاہیے

غافلی ہر عشق کی جو در حجاب لاحق ہوئی
گر نہیں ادراک ہی غافل سے پوچھا چاہیے

یہہ تجلی شمس کی ہی عین عشق احمدی
فرق عشق و ذات کا قابل سے پوچھا چاہیے

جاہ و دنیا چاہیے یار و نہ ساماں چاہیے
ہاں گدائے بینوا ہیں وصل جاناں چاہیے

بلبل شیدا ہیں اس گل چہرۂ زیبا کے ہم
ہمکو بوئے یار کا ہر دم گلستاں چاہیے

پس ہو منظوری تو بہتر ورنہ محرومی بھلی
ہم تو عاشق بے ریا ہیں چشم گریاں چاہیے

قتل ہو در کار اوس کی ابروئے خمدار کا
گر جفا ہو یا عطا پھر ہونا قرباں چاہیے

چہرۂ اغیار سے رہ شمس روگرداں مدام
اس یگانہ کی صفت تو خالی داماں چاہیے

ای فلک تجھہ کو نہیں مہر ذرا آتی ہے
مست میخوار جو سایہ میں خراباتی ہی

سیر کرنیکے لئے آئے ہیں اس دہر میں ہم
جز غم و یار کے یہاں پہ نہ کوئی ساقی ہی

تنگ ایسا ہی جہاں رکتا ہی دم ہر دم میں
مرغ لاہوت کو یہہ جائے نہیں بھاتی ہی

مضطرب رہتا ہی یہہ طایر روح کیا کہیے
اس اندھیرے میں نہ کوئی شمع و دیا باقی ہی

شمس رہنے کی نہیں ضیق یہہ حالت یہ ترے
ہوگی فرحت سب تجھے یک روز قضا آتی ہے

گر تبسم سے بہارے وہ جسم فنا لگے
نظارہ سب جہاں کا نظر میں برا لگے

بالے مین موتی گوش سے کیا خوش نما لگے
دست اس کے گلال لال سے یون پر صفا لگے
نازک قدم کو چہرۂ گل پر نہ رکھہ کبہو
لالی سے لب کے گوہر دندان گہہ سجن
مدت سے آرزو ہی یہی دل مین ای عزیز
حسرت سے کیون نہ خون ہو دل شمس پہر کہو

جیسا قمر کے پہلو مین زیبا سہا لگے
گلشن مین جیسون گلاب کو باد صبا لگے
آتش سے گل کے داغ کہین زیر پا لگے
لالہ کے ہی چمن مین گل ہو گرا سے لگے
سینہ سے یار کے میرا سینہ صفا لگے
بوسہ کو جب قدم ترے رنگ حنا لگے

عاشقان کو یہہ جہان ہی کیا عجب عید ہی
لامکان سے یہان پہ آیا واسطے یک دید کے
یہہ تجلی خلق کی ہی نور ذات احمدی
ہی صفات سات مین ملحوظ ذات کبریا

نور احمد اس مین دیکھو تحفہ تجدید ہی
اس مکان سے بے مکان ہونا عجب تمہید ہی
چشم عاشق دیکھتی ہی حق کی وہ تائید ہی
کہنا اور سننا جہان تک اسکی یہہ تقلید ہی

شمس یک ذرہ ہی اوسکی ذات کا تابان مدام
نور حق کو جانئے یار و تمہین اب دید ہی

ہی جہان آئینہ جب جلوہ نمائی تیری
یہہ تجلی ہی مثبت وہ انا کی ہر جا
جب خفی سے تو گذر کر ہوا نظارہ کنان
دیکہین ہم کسکو بہلا غیر تری ذات سوا

شخص اور عکس مین ہی ساری خدائی تیری
پہر تو اس خاک سے صورت ہی بن آئی تیری
شش جہت مین ہوئی بس شکل نمائی تیری
ہر شی مین ہی عیان ذات سمائی تیری

تاب سے شمس کے کب دور ہی تیرا فیضان
وہ ہی یکسان جلالی ہی آگہی تیری

| | | |
|---|---|---|
| ابجدا بے نیاز بالذاتے | نقش بستہ تو خلق در ملطی | کہ کند دعوے مساواطی |
| احدا سامع المناجاتی | | صمدا کافی المهماتے |
| بار آوردہ ام ابر عصیان | بر درِ تو ای خالق سبحان | چہ کنم حالت تباہ بیان |
| ہیچ پوشیدہ نیست از تو نہان | | عالم السر والخفیاتی |
| نفس خو کرد امور نفسانی | کرد بنیان دین ویرانی | چہ نمایم بتو پشیمانی |
| جرم من بعید و تو میدانی | | غافر الذنب والخطیاتی |
| شد ہویدا ز تو نہان و نہفت | کرد از خاک گل ہزار شگفت | نور و تاریک را تو دانی جفت |
| زیر و بالا نے توانم گفت | | خالق الارض والسمواتے |
| دور گردان زمن تو رنج و الم | ذکر یاد تو بخش در نزعم | حامی حشر کن شفیع امم |
| حاجت خویش از تو مے خواہم | | زانکہ قاضی جملہ حاجاتے |
| آنزمان امر کن تو بر پا کرد | شد ہویدا وجود ہر ہر فرد | روح را دادِ تو متاع درد |
| شکر فضل تو کے توانم کرد | | حافظا فی جمیع حالاتی |
| ہست لاریب تو کریم و غنی | این گدا شمس بر در تو ربی | از طفیل محمد عربی |
| ہر دعائیکہ می کند سعدی | | استجب یا مجیب دعواتی |
| | الواع حسین | |
| شاہ کربل میں پیاسا ہوا ہے | حلق تشنہ پہ خنجر چلا ہے | کیا شمر لعین نے دغا ہے |
| | الوداع الواع الوداع ہے | |
| سارے والی کو آل نبی کے | کاٹا ظالم نے بغض و جفا سے | آج ہر سمت سے یہ صدا ہے |
| | الوداع الوداع الوداع ہے | |

یعنی قاسم کو مارا وہ خونخوار | خون اصغر کا تھا وہ خریدار | اکبر نوجوان کیا ہوا ہی

الوداع الوداع ہی

قتل عباس سے شاد ہو کر | کھینچا جعفر پہ کمبخت خنجر | ظلم کیا عون پر وہ کیا ہی

الوداع الوداع ہی

تر بھی ہوسے شہید دشت غم امین | جان تشنہ دہنے کربلا مین | موسون کیا ستم یہ ہوا ہی

الوداع الوداع ہی

ہای مصعب مسلم کو مارا | تن سے سر کو او نہون کے اوتارا | سرخ میدان کربل ہوا ہی

الوداع الوداع ہی

شہ نے عابد سے رخصت طلب کر | نکلے خیمہ سے قصد وغا کر | بی سکینہ سے بولے خدا ہی

الوداع الوداع ہی

کاٹا سر کو وہ ابن علی کے | بیگناہ شاہ سبط نبی کے | جان شہ کی وہ ناحق لیا ہی

الوداع الوداع ہی

شمس غم مین ہی آلودہ ہر دم | ماتمی ہی تمہارا یہ عالم | عرش سے تا بہ تحت الثری ہی

الوداع الوداع ہی

الٰہی خستہ اطفی بہا | حرانوبا الحاطمہ | المصطفی والمرتضی | وبناہما والفاطمہ

الٰہی تو بہر مصطفیٰ | اور فاطمہ خیر النسا | وہ شیر حق مشکل کشا | معدوم کر دے یہ وبا

تو واسطے بوبکر کے | اور واسطے فاروق کے | تو بہر عثمان باحیا | معدوم کر دے یہ وبا

تو واسطے حسنین کے | وہ نور عین دل جان کے | بہر در زین العبا | معدوم کر دے یہ وبا

بندے تیرے ہین منتشر | تو لطف سے اب فضل کر | رکھتے ہین تجھ سے التجا | معدوم کر دے یہ وبا

ہو کچھہ عطا ایسی خدا
یہہ شمس کرتا ہی دعا
ہووے نہ بندے مبتلا
مقبول ہو بار خدا
از بس ہی بد تر یہہ بلا
تو فضل سے سبکو بچا
معدوم کردے یہہ وبا
معدوم کردے یہہ دعا

## کرامات پیر دستگیر قدس سرہٗ

غوث الاعظم پیشواے اولیا / غوث الاعظم رہنماے اتقیا
پیر ایسے ہین میرے پیران پیر / مردے اور زندہ کے بیشک دستگیر
گوش کر ای مومنون سنیو ذرا / خادمان غوث کا یہہ ماجرا
ایک تہا خادم عجب محبوب کا / معتقد از بس جناب پیر کا
ناگہان بیمار ہو وہ مر گیا / قبر مین اوس کے نکیر و منکر آ
کی سوال اس سے تیرا کیا دین ہی / کون تیرا حق ہی کیا آئین ہی
کون تیرا ہی پیمبر بولدے / تب نجات اس قبر مین ہووے تجھے
سنکر اتنا کہدیا وہ بیدل / پیر ہی میرا خدا ہی اور رسول
دین اور ایمان ہی میرا دستگیر / نام پاک اوس پیر کا پیران پیر
سُن جواب اوس کا نکیرین پر بلا / جو کہا ہے اوس نے بندہ کو خدا
پر غضب ہو گرز آہن کو اوٹھا / چاہتے تھے کچھہ ایسے دیوین سزا
دیکھکر اوس حال کو وہ معتقد / پیر کو اپنے پکارا در لحد
دستگیری کر میری اب دستگیر / تو ہی خالق ہی میرا اور تو ہی پیر
ساتہہ اس آواز کے محبوب رب / قبر مین ظاہر ہوے شکل عرب
دیکھہ حضرت کو ملایک نے تہرا / لے گئے اللہ سے تب التجا
ہی عجب بندہ تیرا ای کردگار / غوث کو کہتا ہی خالق بار بار

جب کہ تنبیہہ کو ہوے آمادہ ہم
روبرو اُس شاہ کے طاقت کہان

سُنکے اللہ نے کہا اوسوقت پر
ایک بندہ غوث کا ہو گیا عجب

پاس ہی محبوب کا مجھکو مدام
خادمان جو خاندان غوث کے

غوث آئے قبر مین اس گھڑی بہم
تا کرین تنبیہہ اُسکی بیگمان

ہین میرے بندے جہان مین سب بشر
چھوڑ دو تم اوسکو بے رنج و تعب

جائے اس بندے کی ہو دار السلام
جنت الماوی مین بیشک جائینگے

شمس ہی اس خاندان کا خاکسار
فضل کا محبوب کے اُمیدوار

## قصیدہ احوال محشر

ای نور ذات حق توئی زہے واہ کہ حضرت سیدی
نام محمد فوق ارض اپنی طنطنہ تو سرمدی

بر عرش نام تو احد بر آسمان شد احمدی
تحت الثری محمود تو ای شمع گو زینبی

ہرگز نباشد در حشر جز تو شفاعت امتی
بر حال زاران غور کن ای سرورم وای امجدی

ایسا نبی ہوگا نہین تا حشر ای میرے نبی
روز قیامت کی ندامت سے بچینگے ای ربی

مرسل سبھی چاہے تھے جس کے ہووین ہم گرامتی
حضرت کا ادنی امتی دیکھے نہ دوزخ کو کبھی

کلمہ پڑھے کفار تو ہوتے ہین بیشک رحمتی
برحق رسول خاص ہی سب مرسلون مین النبی

کچھہ فکر کرئے مومنان یکروز ایسا آئیگا
جن و بشر کوہ زمین نابندگالہ ہوئیگا

ہو نفخ صور اس روز مین ارض و سما بہا جائیگا
سارا جہان یکا یک آنمین معدوم ویران ہوئیگا

سہ

سہ باقی رہے اسوقت بجز ذات واللہ خالقی ⁂ زیبا اوسکو یہہ صفت ہر شی کا مرجع ہر وہی

پہر حکم اسرافیل کو وہ حق کریگا اس زمان
پہونکے دوبارہ صور کو زندہ ہو سارے مردگان
پہونکینگے جسوقت صور وہ آویگی تب قالبین جان
نکلینگے اول قبر سے وہ خاتم پیغمبران

ہمراہ اس حضرت کے ہو دو یار صادق متقی
بوبکر اور فاروق ہین وہ یار دونون اشجعی

پہر معرکہ حشر مین حق سے مرد و زن کو لائیگا
جلد زمین تانبے کی ہو اور آسمان فولاد کا
خورشید تابان سر اوپر نیزہ برابر آویگا
ہر یک بشر ہو جان بلب گرمی سے بس گہبرائیگا

شان جلالی حق کی ہو اسوقت غضب سے مقتضی
کانپے ملایک اور بشر اور انبیا سارے ولی

تفتہ زمین ہو اسقدر جل جاوے ہر یک کا جگر
کر العطش کا شور جب تڑپیگا ہر فرد بشر
عرق اسقدر نکلیگا تن سے وہ کہ ہو مثل نہر
ہوگی ایذا یہہ بلا اہل حشر کے حال پر

لاوینگے دوزخ بعید دوہان پر فرشتے باہمی
زنجیر ہو ستر ہزار ہر ایک کو پر آتشی

ہر ایک شعلہ کوہ سا دوزخ سے نکلے الامان
گر جائینگے بیہوش ہو کر سکے فغان سب انس و جان
ازبس فرشتے حکم سے خالق اکبر کے وہان
پہر تخت رب العالمین کو لا رکہین زیر دوران

جس دن یہہ ہو معرکہ اسوقت اللہ غنی
ہوگا سوار اس تخت پر تب انبیا ہو ملتجی

وان سب سے پہلے بو البشر آدم صفی گہبرائینگے
اے حق عذاب حشر سے مجہکو بچا فرمائینگے
مین حامی حوا نہین انکا عمل وہ پائینگے
لے انتقام حوا سے تو جو کچہہ گناہان ہوئینگے

یہہ باپ ہین سب خلق کے اور نام ہے آدم صفی

ہو حال انکا اسطرح لرزین نہ کیون ہر اک نبی

بیحد خلیل اللہ سے ہوونگے اسدم نعرہ زن / یارب عذاب سخت ہی کچھہ حق مین میرے گران
اعمال اسمعیل کا ضامن نہین مین اس زمن / افسوس گرمی سے ہوا بس خشک سینہ او دہن

فضل و کرم ہو اس زمان سبحان قادر اکبر تو ہی
دیکھا نہین تھا یہہ قلق جو بندہ کمتر کبہی

یعقوب ہو وحشت زدہ گذرینگے یوسف سے وہان / خود غرض ہو کر یون کہے یارب امان الامان
داؤد سے پرسان نہو ہرگز سلیمان زمان / بہر پناہ خود شدند چون رو کشان آمن رسلان

موسی و عیسی اور بھی جو کچھہ ہوے سابق نبی
بڑا تہ ڈہونڈے پناہ بولینگے نفسی ای ربی

پہر خلق ہو کر منتشر حامی کی لیوے گی خبر / زاری کنان نزدیک جا آدم کے بولین ای پدر
کچھہ تو سہارا دے ہمین تیرے ہین ہم لخت جگر / آدم صفی فرمائینگے نادم ہون حقسے ای پسر

تدبیر سے ابلیس کے گندم جو نا کہاتا کبہی
پہر نجات خلق مین حق سے دعا کرتا ابہی

نزدیک نوح کے جاؤ اب بولو تمہارا یہہ سبب / بیشک تمہارے باب ہین وہ ملتجی حق سے ہو تب
چہوڑو مگر دامن کو تم مملو ہون ہین بہی اور غضب / سن ہو ہراسان صف بصف نوحکا کرین اسوقت عقب

سنکر یہہ انکا حال سب فرمائینگے وہ نوح بھی
کیونکر دعا حق سے کرون مجہسے خطا ایسی ہوی

دایم ندامت اس کی ہے جاؤ تم اب نزد خلیل / ہو جائیگا یک آن مین سب اہل محشر کا سبیل
کر استماع اسکا تو جاوینگے سب نزد خلیل / بولین بچا لو ای نبی ہم ہین بہت خوار و ذلیل

وہ بھی وکہا کر اپنا عذر ہو جائینگے سب سے بری
ہین اپنے اعمال شنیع کا ہو رہا ہون ملتجی

ہو شفق اب جاؤ تم نزدیک موسی ایکبار
جائینگے تب موسی کے جان جان تباہ ہو بیقرار

شاید تمہارے واسطے مانگے دعا ہو اشکبار
حضرت ہمارے حال کے اسوقت ہو تم غمگسار

اپنے گناہون کی ندامت کو بیان کر وہ نبی
بولینگے عیسی پاس لیجاؤ بلا شک تم سبھی

آوینگے عیسی پاس تب شافع کا ذریعہ کر طلب
مردون کو زندہ آپ نے کرتے تھے بیرنجو تعب

بولین بچالو ای نبی قہر خدا کی کیا غضب
ہم عاصیون کے آج ہو شافع تو حق سے کہا عجب

بولینگے عیسی اس زمان وہ بات مجھہ مین کا رہی
یہان داور مطلق ہوا ہی عدل کا اب مقتضی

ہین خود پناہ اپنی ہی چہتا ہون مجھو اس زمان
اعمال مذموسے تیرے خود حافظ ہون اس زمان

تمکو بچاؤن کسطرح خاطر میرا برجا کہان
بیشک محمد مصطفے تمکو بچا دین جاودان

وہ شافع روز جزا ہین اور رسول ہاشمی
اب شادمان جاؤ وہان محروم نا ہو تم کبھی

سن نام حضرت کا سبھون کے مضطر ہو جائینگے
ایسے شفیع حشر کو آپ چھوڑ ہر کان جائینگے

اس بارگاہ خاص مین جا کر بہت سارو ئینگے
امان عذاب سخت سے باعث تمہارے پائینگے

یعنی رحمۃ للعالمین ہین اور محبوب ربی
ہاوا ہمارے آپ ہو فریاد کرتے ہین سبھی

الغیاث ای حامی یوم النشور
الغیاث ای واسطہ رب غفور

الغیاث ای مجمع فرح و سرور — الغیاث ای دور ساز قلق شور

الغیاث ای خازن امن و بہی
الغیاث ای قامت سرو سہی

زاری کو اس زمرہ کے جب دیکہینگے حضرت مصطفی — بیتاب ہوکر کہے ای حسرتا و احسرتا
کیا امت مرحومہ میری زار و نالہ ہے تباہ — انکا شفیع اسوقت پر ہو کون پہر میرے سوا

دیکر دلاسا سبکو تب فرماوے شاہ مدنی
کرتا ہوں میں حق سے دعا گہبراؤ مت تم امتی

خوشنود ہوا ای مومنان حامی ہمارے مصطفی — ہے رحمۃ للعالمین وہ شافع روز جزا
فرزند و دختر سے وہاں بہاگے گی ماو پدر ملا — یہہ باپ بہائی جو کہ ہیں ہو جاینگے نسبت ہو فنا

اس وقت حضرت مصطفی امی لقب شہ مدنی
فرماوے امت کو سبہی ہرگز ڈرو مت امتی

تب احمد بے بیم نے فرق مبارک کو جہکا — سجدہ میں جا زاری کناں حق سے کرینگے التجا
تو بخش امت کو میری رحمت سے اپنے اے خدا — فضل و کرم ہو جا بیراں عاصیوں کے اب ترا

حکم خدا ہوا اس زماں سر کو اوٹھالو اے نبی
بخشوں گا خاطر سے تمہارے عاصیان امتی

قدرت ہماری دیکہیے اب آپ میری محبوب تم — زاری نکرئیے اسطرح مت کہاو تم امت کا غم
ایسے میں یک آواز زاری کی وہاں ہو گی بہم — ہو داد خواہ بنت نبی آہ و فغان سے چشم نم

گر داد ان مظلوم کی تجہہ سے نپاؤں ای ربی
پہر عرش کا پایہ ہلا دیونگی میں بیشک ابہی

سنئے ذرا ای مومنان یہہ داستان غم طراز
ملبوس ان کے خون مین تر زخمون سے سارے جانگداز
ہووے نمایان دفعتہ یک جوق بیحد و دراز
تب دیکھکر بنت نبی پوچھینگے ای حق کارساز
لشکر یہہ کیسا ہی بہلا کیون خون مین تر ہین سبھی
تصدیق ہو سبات کی فرماوے مجھکو ای ربی

بولین ملایک با ادب ای فاطمہ دیکھو ذرا
تیغ جفا جس حلق تشنہ پر چلائے بیوفا
یہہ لشکر جرار ہی پیاسے تمہارے لعل کا
ہی آمدا اس مظلوم کی جو راہ حق مین جان دیا
ہی سب سے آگے قاسم ناشاد ای بنت نبی
پہنے ہوئے خونی کفن اور اشک جاری ہی ابھی

عباس ہین پیچھے انہون کے خون مین ہو سرخ فام
وہ نور چشمی جو کہ ہمراہ آتے ہین ان کو تھام
کٹ گئے شانون سے بازو زخم ہین تن پر تمام
دختر شبیر ہین اور ہی سکینہ ان کا نام
ایسے مین وان زینب دلبر آوے جون سرو سہی
تب دیکھاوین فاطمہ کو زخم تن اپنے سبھی

اکبر علی بھی دفعتہ ہو پہنچینگے مانند قمر
بی بی وہان یک آئینگے سر کو جھکا نوحہ گر
زخم نیزہ کا ہے سینہ پہ ان کے تازہ تر
پوچھینگے تب بنت نبی کیون زار ہی تو اسقدر
فرمائینگے والی میرا ہی وارث ملک نبی
یعنے وہ سردار شہدا ہی حسین ابن علی

شہر بانو نام میرا ہون بہو مین آپ کی
اسقدر امت ستایا ہمکو ای بنت نبی
غمزدہ ہون کربلا مین لٹ گئے والی بھی
کیا کرون مین عرض بن زاری نہین فرصت ذری
مر گئے پیاسے حسین ندی پہ اور اکبر علی

چھد گیا حلقوم اصغر کا جو تیرون سے ابھی

وہ تھیا جو ظلم ہم پر کربلا مین کر گئے
بوچھاڑ نیزہ و تیر سے سبط نبی آہ مر گئے

کب بیان ہو مجہہ سے گر شمہ بھی اوسکا کہہ سکے
صبر و رضا مین حق کی اپنی جان کو دیدئے

ہر وقت جاری تھی دعا دہن مبارک سے یہی
کٹ جاوے یہہ پیاسا گلا پر نجات امتی

کچھہ فکر اپنے جسم کی اصلا نہ کی بہر وفا
سر کو چڑھا نیزہ پہ تب ہر سو ہراسے بیچیا

نانا کا جو فرمان تھا کربلا مین وہ لائے بجا
ورد زبان تھی یہہ دعا الحق بطفیل مصطفے

رحمت سے اپنے بخشدے وہ عاصیان امتی
ہو پاس اوس محبوب کا جو ہی حبیب انتہی

جب کر چکے فریاد وہ بی بی بصد نالہ و زار
گود مین اصغر کو لئے بازو سے زینب اشکبار

آوے سواری اوس زمان شبیر کی با افتخار
بیٹھین رہے حضرت حسن شور و فغان سے بیقرار

آئینگے ستر پر دو تن ہمراہ سواری کے سبھی
پوچھینگے زہرا کون ہے بچے لئے یہہ اجنبی

دیکھنے سے اوس کے دل ہیرا ہوا مجنون مثال
آوینگے زینب جا برو ایسے مین گریان و ملال

خود بخود سینہ پہ آتا ہی میرے جوش و دل بیتاب
رب کہینگے قدسیو نہر وہ مان کے سکو بولین بیٹا احال

ہو نہین دختر زینب غمخوار ہائے دل جلی
وہ جو آتے ہین میرے بہائی حسین ابن علی

دودہ کی جو وقت بو آئیگی اس شبیر سے
کچھہ تسلی خاطر اشرف کو رونے سے ملے

کر کے زاری فاطمہ لیٹینگے فرزند کے گلے
گیسو اوس شبیر کے وہ چوم کر ایسا کہے

ای میرے لخت جگر وای حسین نازنین
ہی آج محشر مین تمہاری داد خواہ بنت نبی

اسقدر جوش و غضب زہرا کو ہوگا برملا
سبہو جہان لرزین وہان پر اور بہی عرش علی
دیکہہ ہنگامہ کو حضرت فکر مین ہو مبتلا
فاطمہ سے تا نہو امت کے حق مین بد دعا

کیونکہ ہی پر قہر اسوقت وہ جناب ایزدی
فاطمہ بہی آج ہی غم سے بہت بگڑی ہوی

جبکہ فرمائیگی زہرا آج منہہ سے بے شبہہ
ہوگا وہ وابستہ مقبول جناب کبریا
پہر تو حضرت سر برہنہ ہو کرینگے یہہ دعا
الحذر خاطر کو زہرا کے تسلی کر عطا

بد دعا سے فاطمہ امت کے ہوگی مقتضی
خواہ نخواہ امت میری دوزخ مین نالان جائیگی

الغرض جب فاطمہ ہو کر بہت زار و نزار
عرض حق سے تب کرینگے ای میرے پروردگار
تجہکو ہی خلاق اس ہر دو سرا کی سازوار
کیونکہ تیرا بندہ گون پر لاک ہان کا ہی پیار

حکم ابراہیم پر تیرا ہوا تہا اے ربی
کر تو قربانی ہم جو چیز پیاری ہی تیری

واسطے تیری رضا کے حلق اسمعیل پر
ہان خلیل اللہ چلائے تہے چہری کو بجبر
راکہا وہ بیٹے کو بوقت ذبح تو اس جگہ پر
زندہ اسمعیل کو تو نے بچایا فضل کر

میرے بچے سے خطا فرما کہ ایسی کیا ہوئی
زخم سے تیرون کے تن اوسکا ہرا چہلنی ہی

آہ پیاسا لعل تہا اوسوقت پرسہ روز کا
خنجر خونخوار اعدا کا گلے پر کیون چلا

ساقی کوثر ہی جنکا باپ جنت مین بجا

ہاے اوس کے نازنی کا کیا کٹا پیاسا گلا

ہویگا یک جوش مین امواج شان ایزدی
پر شفقت یہہ ندا ہاتف سے اسدم آئیگی

دختر شافع محشر رو نہ تو اب اس قدر
کر دیون یک آمین انجام اس کا جلوہ گر

جو کہ چاہے تو اگر یا خیر ہو وہ یا کہ شر
ہی قسم درگاہ عزت کی ذرا تو صبر کر

پاس اپنے امتی کا کر کے وہ بنت نبی
چاہینگے حق سے یہی بخشش ہو انکی ای ربی

جو کہ الفت سے حسین ابن علی کے روئے ہین
متقی شبیر کے ہمراہ جو کہ آئے ہین

یا حسن فرزند حیدر کا وہ غم کچھ کیائے ہین
واسطے سبط نبی کے سر کو جو کٹوائے ہین

جنتی ہون فضل سے تیرے خداوہ رحمتی
آرزو دلکی یہی ہے فاطمہ ناشاد کی

پھر تو حضرت مصطفے بشاش ہوجاینگے تب
لیکے ہمراہ سبکو آوین جنت ماوا مین جب

عاصیان امت کے یکدم بخشے ہو جاوین سب کے سب
تخت پر فردوس کے بیٹھینگے وہ فخر عرب

کر عمامے کو جدا فرق مبارک سے نبی
پیار اور الطاف سے دیکھینگے سوے امتی

غم نکر تو شمس یوم الحشر کا بیجا مدام
تو بھی ہے امت مین انکے اک ادنی سا غلام

ہی تیرے حامی محمد مصطفے خیر الانام
غنیمت گر ہے چہتا تو اس کو پڑھ درود اور سلام

سو سنو گر عشق ہے کر ئیے سدا ذکر نبی
یاد سے احمد کے غافل مت رہو ہرگز کبھی

# تضمین

شخص بیدین کجا صاحب ایمان زکجا — شب دیجور کجا ماه فروزان زکجا
ذکر انجیل کجا زینت قرآن زکجا — باغ فردوس کجا جای سلمان زکجا
حور و غلمان زکجا حضرت انسان زکجا

یا محمد صفت روی منزه چه کنم — پرتو روی تو جان شد بخدا من بتقسیم
به جمال تو منور شده هر دو عالم — غیر دیدار تو نظارهٔ گلشن نکنم
خط و رخسار کجا سنبل و ریحان زکجا

عاصیم یا نبی امید شفاعت دارم — نیست در هر دو جهان واسطه جز بپای خبر
منفعل آمده و زکردهٔ خود ناچارم — آنقدر کوه گنه بار گران می دارم
سنگ عصیان زکجا پلهٔ میزان زکجا

هرگز ای دل تو مشو زنگ جهان را شاغل — هیچ وزنی نه نهند زال جهان را عاقل
پا بزن بر سر محتاله گر هستی کامل — بر طلسمات جهان غره مشوای غافل
جام جمشید کجا تخت سلیمان زکجا

چند وصالت که ایجاه هیچ توقع نبرم — بر این بیدل تو گشا چشم عنایات کرم
بهره بخش تو از آب بقا لعل ترم — آرزو نیست که چون خضر بظلمات روم
حوض کوثر زکجا چشمهٔ حیوان زکجا

حق در اینجا و جهان گرد ز احمد سامان — بمراتب که تنزل شده اعیان جهان
توچه داری که گمان بر همه عالم نگهبان — فرق در دیر و حرم نیست بگواهی نادان
جای تقویم کجا منزل قرآن زکجا

در تجرد تو قدم زن که جهان بر تو تنگیست
شو فنا قبل فنا ارض و سما بر تو تنگیست

رو بدریای بحت قطره انسان بر تو تنگیست
چونکه تو خاک شوی شیخ و مغان بر تو تنگیست

ورنه پروانه کجا مرغ پریشان ز کجا

در حق سالک ابدال دلا طعنه مکن
کار نا اهل چنان اهل دیوانه مکن

هست خاصان خدا رمزشناسان افسانه مکن
گر تو مرغ سحری دعوی ز پروانه مکن

بوم صحرا ز کجا بلبل بستان ز کجا

واسطه از رتبه آدم تو با پیغمبری
سجده کردند ملائک که باین نعمه گری

داد حق او را خلافت بقباله بهری
در عمل همسر آدم نشود جن و پری

منکر حکم کجا تابع فرمان ز کجا

هست اندر زمن این بهر ترا آوردم
تلخ و شیرین جهان را همچون بسر من بردم

تا شود کار جهان راست بتو در هر دم
پیر بیشمار مرا با تو نصیحت کردم

پند پیری ز کجا طفل دبستان ز کجا

کل من فان بشنو زمزمه دور کثیف
زود آماده بکن زاد سفر راهی نحیف

طالب نفس مشو شمس بحز آیات ضعیف
چونکه ساقی اجل بر تو کند لطف لطیف

تو کجا جام کجا محفل رندان ز کجا

ہر دم سے ظاہر اللہ ہی اللہ
آدم میں جب دم آیا ہی یہہ دم
تا نفس کو تحقیق کیجے
عالیمرا تب حق سنے دیا ہے

سوچو ذرا تم سبحانک اللہ
بولا خوشی سے الحمد للہ
نعمت ہی عظمہ حاشا للہ
انسان کو دیکھو المنت اللہ

من عرف جسنے جانا ہی رب
محروم جو شخص اوس سے ہوا ہی

اسکی نظر مین ہر جا ہی اللہ
اندہا ہی بیشک استغفر اللہ

اے شمس کہدے انکو کہ دیکھو
ارض و سمان مین اللہ ہی اللہ

طالبان راہ مولا ہر زمان دل شاد ہی
ہی وصال اسکو ہمیشہ یار کا ہر طرح مین

لذت سے عرفان کے دل انکا بس آباد ہی
ترک دنیا کر کے جسنے ہو گیا آزاد ہی

غور حالت کو مہری کیجیے عزیز و بیگانان
دیکہہ لو حقکو عیان تم جلوہ گر اشیا مین

ساکنان دار فانی کیا کہے بیداد ہی
ورنہ اندہے پن پہ اپنے بعد ہر فریاد ہی

شمس تجہہ کو پیر نے اسرار ایسا دیا
اپنی ہستی سے گذرنا خوب تجہکو یاد ہی

وہ شوخ اپنے چہرہ پہ ڈالے نقاب کو
یہہ عمر جسکی دید مین یار و بسر ہوئی
ایسا مزا وصال مین اُس کے ملا ہمین
ہر آن مجہہ سے رہتا تہا ہمدم وہ دلربا
وہ مہر اسکی ایسی تہی سکتے کے عالمین
جو کچہہ قصور ہم سے ہوا معاف کیجیے
پہر بہی یہہ کہنا اس کو بعد عجز و انکسار
نازان نہ ہو اپنے تم حسن و شباب پر

کہو چشم ہیر سے کیون نہو خواہان سحاب کو
دیکہے کبہی نہ اُس سوا ہم آفتاب کو
کب خواہش ہمنے رکہی ہین ساقی شراب کی
بس اندنون قبول ہی اس نے حجاب کو
گودی مین سر لئے میرا چہڑکے گلاب کو
قاصد یہہ عرض کرنا اس عالیجناب کو
کیا تم جواب دیوگے روز حساب کو
یہان قایمی بہنن ہی یہہ نقش حباب کو

عذرات شمس کو بہی ذرا غور کیجیے

ہرگز نہ کام فرما ہوا پنے عتاب کو

جہاں میں رستم و سہراب کو مارا تو کیا مارا
ولیکن شیر درندہ کوئی مارا تو کیا مارا

کمند و خنجر و شمشیر و گرز و تیر سے کوئی
سراسر پہلوانوں کو اگر مارا تو کیا مارا

حواس ظاہری اپنے ملوث آز سے ہر دم
سکوت و صبر میں اے شیخ دم مارا تو کیا مارا

کہ جس نے نفس سرکش کو نہ مارا ہے ظالم
وہ توحید خدا میں گام بھی مارا تو کیا مارا

کہا گر نفس کو اپنے تو پایا حق کو شمس الدین
کوئی کاونب مقابل لاف آ مارا تو کیا مارا

اے دل شفقت اب راہ خدا کر طلب
ورنہ ہے رنج و تعب راہ خدا کر طلب

نکتۂ مردان کو سن توکل امید چین
فقر میں ہو وے امن راہ خدا کر طلب

شیر ہو اس راہ کا صید کر روباہ کا
ہو وے ندیم شاہ کا راہ خدا کر طلب

پستی پہ مت ناز کر یہاں سے تو پرواز کر
چشم کو بچشمہ باز کر راہ خدا کر طلب

مست ہوا ہوشیار پی کے مے خوشگوار
قول نبی گوش دار راہ خدا کر طلب

جان لے من عرف کو گر تجھے ہے جستجو
شمس سے ہے ہر جا پہ تو راہ خدا کر طلب

سنت عاشق چل سکھ وزار ابدا
کاہ کو ہے دوڑ تا بیہودہ تو جابجا

احد سے میم کو خاص احد جان تو
دیکھ لے اس شان کو خود ہی وہ ذات خدا

ہے تو خردمند گر چھوڑ دے سب کاروفر
ڈھونڈ لے اے بے بصر پختہ کوئی راہنما

پڑھ لے سبق عشق کا شوق سے اس پاس جا
پائیگا اس وقت پتا عشق کا تو برملا

سن یہ سخن کان دھر نقطہ کو تحقیق کر
ہستی سے جانان گذر کون تھا تو کیا ہوا

تجھہ سے ہی روشن جہان تیرا ہی ارض و سما — تیرے سے کون مکان دیکھہ تو تجھکو ذرا

شمس جو ہی جلوہ گر تیرے سے ہی بہرہ ور
اس سے نہ ہرگز گذر سیدھا یہہ رستہ ترا

وہ شوخ اپنے چہرہ پہ ڈالے نقاب کو — کہو چشم میرے کیون نہ خواہان سحاب کو
یہہ عمر جسکی دید مین یارو بسر ہوئی — دیکھے کبھی نہ اس سوا ہم آفتاب کو
ایسا مزا وصال مین اس کے ملا ہمین — کب خواہش ہمنے رکھی ہین ساقی شراب کو
ہر آن مجھسے رہتا تھا ہمدم وہ دلربا — بس اید نون قبول ہی اس نے حجاب کو
وہ مہر اس کی ایسی تھی سکتے کے عالمین — گو دین سر لئے میرا چھڑکے گلاب کو
جو کچھہ قصور ہمسے ہوا معاف کیجئے — قاصد یہہ عرض کرنا اس عالیجناب کو
پھر بھی یہہ کہنا اس کو بصد عجز و انکسار — کیا تم جواب دوگے روز حساب کو
نازان نہ ہو اپنے تم حسن و شباب پہ — یہان تھا یہی نہین ہی یہہ نقش حباب کو

عذرات شمس کو بھی ذرا غور کیجئے
ہرگز نہ کام فرما ہو اپنے عتاب کو

کس لئے زار ہی تو اب تجھے وحشت کیا ہی — جو ہوا یار مقابل تجھے آفت کیا ہی
دل جو کہتا ہی کسے بولدے اے صوفی صاف — بادۂ لم نہین اسکی حقیقت کیا ہی
حقکی ہستی کو نہین کہتا ہی ہستی اپنی — خام ہی گل نہین ہنسا تیری حماقت کیا ہی
دیکھنا اپنے کو ہی قول سے من عرف کے یار — دیکھنا کسکو ہی خاطر پہ یہ کلفت کیا ہی
بہو کتا ہو کتا تو صبح کریگا بیشک — کیونکہ سمجھا نہین تو مذہب و ملت کیا ہی
مستی حق ہی کہان تجھکو نصیب اے غافل — نہین جانا ہی تو وہ مستی کی صورت کیا ہی

مردمک کو تو خدا سمجھا یہہ غفلت کیا ہی
قول ابدال کا تو سنکے بکا اے دانا

دوپٹا صاف ہی ظاہر بھلا وحدت کیا ہی
دال روٹی کا ہی طالب تجھے قدرت کیا ہی

حق کہان چھپتا ہی جیون شمس وہ روشن ہی مگر
تو ہی خفاش تجھے دیکھنے قدرت کیا ہی

تو نے مجھہ سے کہو دغا نہ کیا
سبطرح مین تجھے دیا تعلیم
دیکھہ حالات کو بھی سابق کے
آگے اب کچھہ تیرے سے کیا ہوگا
ہم تو صدیق اسکو کہتے ہین
تاج زرین جو ستمگار کو رکھہ
صاف ہرگز نہین ہوا ہے تو
تو کمینہ ہے باپ بھی تیرا

ہر زبان تجھہ سے مین وفا نہ کیا
تو مرے ساتھہ کیا خطا نہ کیا
منکرونکا خدا بھلا نہ کیا
خلق کے روبرو گلا نہ کیا
جو کہ استاد سے دغا نہ کیا
فخر ای مسخرہ کیا نہ کیا
اپنے باطن کا مصقلا نہ کیا
غور اپنے کو تو ذرا نہ کیا

شمس تیرا کمال تابان ہی
وصف گر کو ہی کیا کیا نہ کیا

دلبر بغل مین رکھہ کے جہان سب پھرائے ہم
دیر و حرم مین جا کے جو دیکھے ہین بائے
تصدیق گر کلام نہو میرا اے رقیب
پوشیدہ یار رہتا ہی روح و روان سے ل
محفوظ ہی صفات سبع مین وہ ماہ رو

آخر نشان یار کا اپنے مین پائے ہم
ہمشکل یار کا بجز اپنے نپائے ہم
آؤ ادہر وہ مرأت جانان دکھائے ہم
باعث اوسیکے رہنے کے ہستی گوپائے ہم
کا ہیکو دوڑ دوڑ کے رقت اوٹھائے ہم

دیکھو یہہ شمس قرص ہی تابندہ نور کا
ایسا جمال یار کا ہر جا دکہاے ہم

یا مجھے عشق نے دیوانہ بنایا ہوتا
یا تو اوس کوچہ مین استانہ بنایا ہوتا

کبھی اوس شمع سے چہرہ پہ مجھے انعام
اپنے الطاف سے پروانہ بنایا ہوتا

جب مین قابل نتہا اُس محفل جلوئی کا مگر
لایق مجلس رندانہ بنایا ہوتا

آخرا ہی حضرت عشق خاک کریگا مجھکو
وای خاکِ درِ جانانہ بنایا ہوتا

گرچہ ہی خانہ دلدار پہ کئیے شمس مگر
مجھہ کو اندھیاری کا کاشانہ بنایا ہوتا

روتی شاہ کو تھی ہر دم قضا دیکھکر
لرزے اوسوقت ارض و سما دیکھکر

آئے جسوقت کربل مین شبیر سلنے
روے سارے ملک برملا دیکھکر

مارا خنجر کو سینہ پہ وائے لعین
جب فیقون سے شاہ کو جدا دیکھکر

ہو گئے قتل پیاسے جو سبط نبیؐ
ہاے شمر لعین کی جفا دیکھکر

جان اپنی دئے باخوشی و رضا
اپنے خالق کی اسمین رضا دیکھکر

سر کو شاہ زمان کے وہ شامی سبھی
ہوتے خوش تھے بہت بیحیا دیکھکر

شمس ماتم رہتا ہی شام و پگاہ
شاہ ہونگی جو ایسی دغا دیکھکر

جبریل نے جو وقت آیا | تھا حکم خدا وہ لایا | احمد کو یہ کہکے جگایا | قم قم قم قسم قم
لو وقت مبارک آیا | اللہ نے تمہین ہے بلایا | اب جاگو شفیع الورایا | قم قم قم قم قم
اے سرور مرسل چلنا | وے ہادی اکمل چلنا | چلنا ہی حبیب خدایا | قم قم قم قم قم

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ہر طبق سماں کو سنوارے<br>آتے ہیں حبیب ہمارے<br>عیسیٰ بھی کھڑے اور موسیٰ | رکھتے ہیں ملک آس پیارے<br>مجبوری کھڑے ہیں ہم سارے<br>ہیں نوح نبی اور یحییٰ | | اللہ نے ہمیں یہ دکھایا<br>سر اپنا سماں بھی جھکایا<br>جلوہ کو نبی الورا یا | قم قم قم قم<br>قم قم قم قم قم<br>قم قم قم قم قم |
| | ہیں شمس و قمر ادھر تارے<br>تم نور ہو نور خدا یا | | پابوس کرائے تمہارے<br>قم قم قم قم قم | |

# کشتی نامۂ رسولؐ مقبول

## ہمراہ ابوجہل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا منہہ ہے تری ثنا کو اے حق    ہے داور داوران تو برحق

یک امر سے دو جہان کی ایجاد    پرتو سے ترے دو کون آباد

احمد ہے رسول شاہ لولاک    باعث ہے بنائے ارض و افلاک

طاقت ہنین وصفِ شان احمد    بولے یہہ زبان بیان احمد

لیکن ہے تمنا مجھہ کو از حد    ہر کیف کہون مین نعت احمدؐ

راوی نے کیا ہے یہہ روایت    تھے خرد جو حضرتِ رسالت

بچون مین تھے کھیلتے عرب کے    وہ نورِ خدا بصد طرب سے

ہر وقت وہ طفلگان اسعد    حضرت کو سمجھتے اپنا سیدّ

اداب کو شاہِ دوجہان کے    لاتے تھے بجا وہ جان و دل سے

اطراف مین کعبہ کے بیابان    وسعت مین بڑا تھا ای سبدان

بازی سے ہوے وہ طفل شاغل    حضرت پہ تھی جان و دل سے مائل

برکات سے صحبت نبیؐ کے    رشتے تھے سبھون نے یکدلی سے

ہرگز نہ تھا دل مین اوُن کے کینہ
بوجہل بھی دفعتہً جو آیا
تھا سر مین غرور اوس کے بیحد
تھا ملک عرب کا شاہزادہ
آیا وہ وہان بہ شکل شیطان
گھر مین رکھا ہون ایک پتھر
گر تم سے اوٹھاوے کوئی اس کو
بچون نے کہا کہ لائیے ہان
کرنے لگے فکر دل مین احمد
ایسے مین لعین وہ لایا پتھر
پتھر بھیر اسر تلک اوٹھاوے
حضرت کو ہوا ہے غیب کا جوش
ایسا وہ اوٹھا کے پھینکے پتھر
جب سوے زمین وہ پتھر آیا
بچون نے کہے ہو متفق سب
طاقت کیا بوجہل کہ نادان
منھ پھیر کے بیٹھا سنگ پر او
یہ دیکھ نبیؐ نے کیے تبسم
بوجہل گھٹا ہے آج ہمسے

تھے گویا سبھون نے صاف سینہ
نخوت سے سبھو نکے تئین ڈرایا
رکھتا تھا نبی سے وہ لعین کد
مردود تھا وہ حرام زادہ
بولا کہ بہت وسیع ہی میدان
بولو تو مین لاؤنگا یہا نیر
تحسین اید ہو اوس شجیع کو
ہو جائیگا ہمسے اوس کا سامان
مین خرد یہہ کام سخت بیحد
کہا کون ہی تم مین زور آور
گر مرد ہے زور کچھہ دکھاوے
جو فکر تھی ہو گئی فراموش
گویا وہ گیا تھا آسمان پر
منھ اپنا زمین مین تھا چھپایا
تو بھی سے لے اوٹھا وہ سنگ کو اب
اٹھا نہ وہ سنگ ہو پشیمان
عرق آگیا تن مین ہر بن مو
نعرہ کئے طفلگان ہو باہم
توڑے پر و بال اوس کے ہمسے

شرمندہ ہو بوجہل نے بہاگا
اسوقت وہ سدہ دل پر
کرتیش جو اون سے ابن حارث
پہر کیون ہے تو بیقرار کہدے
کہنے لگا وہ لعین کہون کیا
بچون مین کیا ہے خوار مجہکو
ہوتی تہی چہوری جو پاس میرے
پہر باپ سے کہہ اوٹہا لعین یہ
لڑتا ہے مجہے تو اوس سے کشتی
ہشام کہا کہ تو ہے نادان
حمزہ وہ دلاور زمان ہے
سر مین تیرے اب بہری ہی نخوت
ہو دست وہ یتیم تجہہ سے چیرہ
مانا نہین بات کو پدر کے
سمجہا کہ یہہ حال ہے شقاوت
ناچار ہو تب پدر نے اوس کا
بولا وہ خلف جہل کا پیمان
رکہتا ہے تمنا دل مین اکثر
بوطالب بہی گئے ہین اقرار

تب جانب خانہ زار روتا
بیٹہے گئی نامی اندر آکر
پوچہا تو ہے زار کون باعث
خاطر یہہ تیرے ہی بار کس سے
وہ بوطالب کا یتیم لڑکا
جیتا ہو ادشخوار مجہہ کو
دیر ہی نہین کرتا جاندے سے
اب عہد کیا ہون دل مین مین نے
ورنہ تو عبث ہے میری ہستی
کرتا ہی بدیگا اپنے سامان
کہو تیغ سے اوس کے کب امان ہی
جیتا ہے تو ہو مدام لعنت
مہنہ تیرا جہان مین ہووے خیرہ
رونے لگا اضطرار و شر سے
ہی ذات مین اوس کے یہہ عداوت
بوطالب کو وہان یہہ بلوا
احمد سے کریگا کشتی تک آن
اس امر سے ہی تو وہ شاد و خوشتر
ویسا ہی گر ہو تو کیا ہے انکار

سرداروں کو عرب کے ہشام — نامین لکھا ازبراے انجام

سب ہووے جمع یہانپہ حضرات — کرتا ہی نظارہ یہہ مضافات

میدان وسیع کو کرکے تیار — خیمے وہ لگایا اوس مین شہوار

بجنے لگے طبل و بوق و کرنا — بس جوش مین تھی صداے سرنا

با جمع کثیر سارے یک بار — آ بیٹھے جو کرسیونپہ سردار

زربفت کا خرقہ پہن تن پر — میدانمین آیا جون لدہا خر

ازبسکہ غرور سے وہ جاہل — ہوا اپنے ہی بہائی سے مقابل

بوالخنیہ بن ہشام تھا نام — بوجہل نے پٹکا آخر انجام

اِس کشتی سے پُر غضب ہو ظالم — حضرت سے ہوا تب آکے باہم

رعب ایسا ہوا نبی کا اوسپر — حیران رہا دیکھکر وہان خر

اتنے مین ولید بن مغیرہ — قوت مین تہا ہمسرون مین چیرہ

زنگی تھا مگر بزور بازو — استر کو اوٹہاوے جون ترازو

وہ بہر تماشہ وہانپہ آیا — ہاتہہ اس کا پکڑ لعین بُلایا

کُشتی مین کرونگا تجھہ سے اسوقت — کچھہ ہووے مزاج کو بھی رقت

زنگی نے کہا کہ تو ہے سردار — کیونکر جو کرون مین تجھہ سے پیکار

بوجہل کہا بصد لطافت — گر دور مراتب خلافت

اسوقت تو کرلے مجھہ سے کشتی — سب تجھسے گر ہو مجھے شکستی

خلعت دونگا تجھے کمربند — مت فرق سمجھہ تو اس مین ہرچند

راضی ہوا زنگی بعد تکرار — آیا میدان مین ببر سرِ کار

بوجہل سے جب ہوا وہ دوچار
غوغا کئے خاص و عام ملکر
احمد کا ہے جسم نازنین پاک
معلوم نہین کہ کیا ہو انجام
بوطالب کہے وہ بے پدر ہے
فرزند کو باپ کا ہو سایہ
ہشام سے پہر کہے ہین یہہ بات
سنکر یہہ سخن کو اوس لعین نے
دشمن تیرا کون اس مکان مین
احمد کے مقابل اکہڑا اخر
غم ہے میرے سینہ مین جفا کا
احمد نے کہے کہ واے نادان
سمجھا ہے تو اپنے کو دلاور
اس وقت مین کرتا مجہہ سے کشتی
لیکن تو کہیگا مین تہکا تہا
بہتر ہی کہ آج کر توقف
تحسین کئے ہین اہل حاضر
بولے یہہ کہ کل کرین مقابل
بعضون نے کہا ہے فتح حضرت

یک حملہ مین بوجہل لیا مار
ہاتی کو دبایا مثل مچہر
حملہ لائیگا جبکہ ناپاک
اللہ سے ہو تو ہو سرانجام
حق اس کا مضمون سر بسر ہی
ہر فن کی کرادے اس کو بایہ
کینہ سے پسر کے ہووے تو ہات
بولا وہ خلف جہل کو اپنے
جالا تو پکڑ کے اس جمع مین
بولا کہ ہی بدلا میرا اس پر
میدان مین مجہہ سے جو کیا تہا
اپنے ہی کئے کا تو ہی حیران
نادم ہوگا بہت تو آخر
ہر طرح مین تجہکو دیتا پستی
دو کشتی مین آج ہی کیا تہا
خاطر کو ترے نہو تاسف
حضرت کے سخن پہ جمع خاطر
یک شب بہلا اور کر تحمل
چہرہ سے دیکھے نشان نصرت

بعضے کہے بوجہل ہو غالب
شب گذری ہوا جو روز روشن
بوجہل نے پہن شاہی خلعت
وہ ڈال مرصع یک حمایل
ہمراہ تھے اوس کے نامی افسر
ہو بیٹھوں کو چڑہاتا تھا وہ ضغنہ
کرتا تھا نظر بہ سوے احمد
حضرت کا بھی دل ہوا ہی غمگین
تھی مقتضی خردسالی ان کی
تب بولے چچا سے اور بید سے
آتی ہے شرم مجھے سراسر
بوطالب ہوے ایسے آب دیدہ
بہنے لگی واے نور دیدہ
مفلس میں ہوں نہیں زر و مال
یک جاؤنگا اب ترے لئے مین
احمد نے سوے مکان آئے
ہے شان خدا کا یہہ معما
یعنے کہ وہ بدر آسمان کا
بیدار وہ ہو کے فرخ اساس

احمد کے ضرر کا وہ ہی طالب
میدان ہوا خلق سے جون گلشن
از سر تا پا تہا سارا ز لعنت
آیا سید ابن سین سگ شمایل
خدام و حشم سے لئے بصد فر
ہر بار و لاوری سے جیفر
تحقیر سمجھ کے انکو مفسد
اسبات سے ہو لباس تمکین
بچون میں یہہ خواہ نخواہ ہوتی
پہناؤ مجھے بھی ایسے کپڑے
ہوؤن مین مقابل اوس کے کیونکر
غم مین سے گئے پشت کو خمیدہ
تو خاص خدا کا برگزیدہ
کیا تجھ سے بیان کرون مرا حال
گر ہووے نہ تجھے لباس تمکین
ہمراہ چچا کے بار غم سے
یک خواب تھے دیکھے بی خدیجا
گود میں اوتر جوان سے آیا
تعبیر کو آئے باپ کے پاس

کی خواب بیان اپنا اوس وقت — والد نے کہا کہ اے نکو وقت
احمد نبی آخر زمان کے — لاریب ہین چاند دو جہان کے
ہو عقد تیرا ضرور اون سے — اسباب مین تو شبہہ نہ لاوے
تعبیر خدیجہ کرکے تصدیق — کرنے لگے مصطفے کی تحقیق
صدیق نے سب نبی کے حالات — کہتے تھے خدیجہ پاس ہر رات
بیشک احمد ہین ختم مرسل — ہے نور خدا وہ شاہ اکمل
کشتی کا جو ذکر سن خدیجہ — سیدا مین لگائے اپنا خیمہ
حضرت کے لئے لباس زینت — زرین پٹکا عمامہ خلعت
اور ایک حمایل جڑاوی — لعل و یاقوت تھا وہ شاہی
رکھہ کشتی مین وہ لباس اور ہار — قاصد کو کہے لیجا تو ہشیار
حضرت کو یہہ ہدیہ دیکے ملبوس — جانب سے مرے تو کہہ قدمبوس
قاصد نے بصد ادب وہ لایا — حضرت کے محاذی رکھہ کے بولا
تحفہ یہہ قبول ہووے حضرت — بھیجے ہین خدیجہ با ارادت
پہنے حضرت لباس لیکر — ہوا جسم پہ خوب اور برابر
دو چند ہوا وہ نور حضرت — عاجز رہی تب بصر کی قدرت
دیکھے کیونکر جمال تابان — شرمندہ ہو ماہ و مہر رخشان
تیار ہو گہر سے نکلے احمد — ہمراہ تھے اون کے جد امجد
عباس بھی اور کل عزیزان — ہمراہ نبی کے شاد و خندان
سیدا مین جو آئے باتجمل — حاسد کو رہا نہ کچھہ تحمل

ہشام لے گود مین پسر کو
عباس نبیؐ کو لے گئے در بر
پہر کہنے لگا پدر جہل کا
غالب آوے ترا بہتیجا
اور بکری بہی چار سو تجہے دون
عباس کہے بہو ہر اسان
جب ہو چکا انمین عہد و پیمان
مل سارے ملک سمان کے اوپر
محبوب کو اپنے تو فتح دے
آئی یہہ ندا خدا سے یک بار
جہتی تہی زمین کہ سلب کرلون
بولا یہہ سمان ای رب جبار
پہر حق نے تشفی کر کے انکو
آمادہ قصد ہو گئے حضرت
سر سے گئے جدا عمامہ حضرت
تب آیا لعین مقابلہ پر
حضرت کہے نہین مری یہہ عادت
کو دا وہ ہنیق خنجر بلند کر
بکڑا وہ کمر نبی کی فی الفور
بولا کہ یتیم سے نڈر تو
فرمائے ترا ہی رب اکبر
بوطالب سے یہہ عہد اپنا
دو سو ستر تجہے ہین وونگا
مفلس ہی تو مین تجہہ سے کیا لون
اتنے ہی تجہے مین دیون اس آن
کشتی کا ہوا وہان یہہ سامان
کرتے تہے دعا ای رب اکبر
پنجہ سے لعین کے تو بچا لے
دیکہو میرے تم اس مین اسرار
بوجہل کو خاک مین ملا دون
دے حکم کرو ہمین اس کو سنگسار
بولا قدرت میری تو دیکہو
مانگے بخشش چچا سے رخصت
افزون ہوی خلق کو بصارت
حضرت کو کہا کہ آو بڑہ کر
ہر کام مین ہی تری شقاوت
حملہ کیا دوڑ کر نبیؐ پر
کرتا تہا اوٹہانے کو بہت زور

ہرگز نہ اوٹھے تو تہک گیا خر
بھی حق سے عطا ہر ایک نبی کو
چالیس نبی کی حق نے قوت
دیکھے جو غضب سے اس کو احمد
تھا گرچہ جہا نمین وہ بھی سردار
پہر زور سے کئے نبی نے اوسوقت
چہوڑا وہ کمر سے ہاتھ اپنا
دے ہاتھ کمر مین اوس لعین کے
اللہ اکبر کا کرکے نعرا
پہلو ہوے چور دونون اس کے
بیہوش پڑا یہانپہ وہ شوم
روتا ہوا باپ اوس کا آیا
ہشام کے ستھے بہت ہوادار
عباس بھی حمزہ کھینچے تلوار
ہشام بھی جا گرا تھا در غار
شرمندہ بہت ہوا تھا مردار
از حد تھی عرب مین اوسکی توقیر
اوس روز سے پہر بلند نہ کی سر
اس وقت سے بوجہل کمینہ

سمجھا تھا نہین قوت پیمبر
چہل مرد کا زور ان سبہی کو
احمد کو دیا برائے صولت
بس کانپ گیا وہین وہ مفسد
زرد ہو گیا خوف سے وہ مردار
آئی وہ لعین پہ کیا مصیبت
چہتا تھا کہ جان کو بچانا
حضرت نے جو سر تلک اوٹھائے
جاسہ کو زمین پہ پہینک مارا
اٹھا نہ لعین وکشتی گہ سے
افلاک پہ تھی نوید کی دہوم
مردہ سا جہل پسر کو پایا
حملہ کئے وہ نبی پہ اک بار
بہاگی تب دیکھ قوم فجار
اوسپر بھی پڑی تھی غیب کی مار
چہنے لگا موت کو وہ ہر بار
غم سے ہوا پشت خم وہ جیون چنگ
آخر وہ ہی شرم سے مرا خر
رکھتا تھا نبی سے بغض وکینہ

ایسا وہ کیا تھا مکر و تلبیس
عاجز تھا مکر سے اوس کے ابلیس

سنکر یہہ نوید فتح احمد
شادان ہوے بی خدیجہ از حد

صدقہ سے گئے اسقدر جواہر
تھے حد حساب سے وہ باہر

بوطالب و حمزہ سے تھے فرحمند
عباس بھی خوش تھے ویسے و چند

افلاک پہ سب ملک بھی شادان
کرتے تھے فتح پہ بسکہ نازان

الحق تو طفیل مصطفےٰ کے
بوبکر و عمر سے شہ ہُدا کے

عثمان و علی کہ رکن دین ہین
حسنین نبی کے نازنی ہین

دے فوق اب امت نبی کو
بیدین کو گھٹا شکستہ کر تو

کر شمس کو اے خدا کرامت
دیدار نبی کا اور شفاعت

قطعہ تاریخ طبع زاد مرشدی و مولای سید شاہ جمال الدین حسن روشن نور اللہ قلبہ

واہ کیا دیوان شمس ہند ہی
ہر شعر رمز حقیقت ہی صحیح

تیرہ سو اور چہار ہجری مین تمام
ہو گیا روشن با الفاظ ملیح

تمت